

کلمۃ السید

مسلمانوں کا عروج و زوال..... تاریخ کے آئینہ میں!

امیر محترم سینٹر پروفیسر ساجد میر کا فکر انگیز خطبہ جمعہ

کارکردگی ہماری کارکردگی ہے۔ اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے جبکہ حکومت تعلیم کو آغا خان فاؤنڈیشن کے سپرد کرنے کے درپے ہے۔

آپ نے علماء کو متنبہ کیا کہ وہ قول کی بجائے عمل پر توجہ دیں۔ اور عوام کے سامنے بہتر نمونہ پیش کریں۔ یہودی علماء جرائم پیشہ تھے۔ لوگوں کو دونوں ہاتھوں سے لوثتے تھے۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیتے تھے۔ جبکہ ہمارا کردار مثالی ہونا چاہئے۔

امیر محترم کا خطبہ جمعہ بلاشبہ ایک مثالی خطاب اور کانفرنس کا حاصل تھا۔ آپ نے جس خوبصورت اور دل آویز انداز سے مسلمانوں کی عظمتوں کا تذکرہ کیا اور موجودہ حالات سے اس کا مقابل کیا۔ وہ حکمرانوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ ہم بنیاد پر یہ توقع رکھتے ہیں کہ خواص اس سے سبق حاصل کریں گے۔ اور اپنے عمل اور کردار کی درستگی سے حالات سے بہتر بنائیں گے۔ اور صحیح اسلامی زندگی کا عملی نمونہ پیش کریں گے۔ تاکہ ہم اپنی کھوئی ہوئی میراث کو دوبارہ حاصل کر سکیں۔

یہ بات بھی بڑی واضح ہے کہ ہم اس وقت تک عظمت رفتہ کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک پیش پرست حکمرانوں سے چھکارا حاصل نہیں کر لیتے اور نہ ہی مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو سکتا ہے۔ جب تک علماء سوء کا گھناؤنا کردار موجود ہے، فرقہ واریت کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنا وہ کام اس کیلئے بہترین طریقہ کتاب و سنت کو اپنانا ہے۔

الریاض..... سعودی عرب میں خود کش بم دھماکہ

گذشتہ دنوں سعودی عرب کے دارالخلافہ ریاض میں پولیس ہیڈ کوارٹر کے قریب خود کش بم دھماکہ ہوا جس میں عمارت کو شدید نقصان پہنچا اور تعداد فرار ہوئے اور ایک کرنل سمیت دس افراد شہید ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ حادثہ ایک ایسے وقت میں رونما ہوا ہے جب عراق میں امریکی فوجیوں کو شدید مزاحمت کا سامنا ہے اور بروزانہ گنی امریکی اقلہ اصل بن رہے ہیں اور پوری دنیا کی توجہ عراق پر مبذول ہے۔ جبکہ امریکہ میں بھی صدر بوش پر شدید تنقید ہو رہی ہے۔ ایک طبقہ کی رائے کے مطابق الریاض بم دھماکہ کھس لوگوں کی توجہ عراق سے ہٹانا ہے۔ جس کے پس منظر میں امریکی مفادات ہیں یہ بات قرین قیاس بھی ہے کیونکہ سعودی عرب جیسے پر اس ملک میں جہاں لوگ پر اس ماحول میں زندگی بسر کر رہے ہوں بنیادی ضرورتیں گھری دہلیز پر تیسرے ہوں کیونکہ کوئی تخریب کاری یا دہشت گردی میں ملوث ہوگا۔ یہ شخص ایک سازش ہے جس کے لئے ناجبھ اور جذباتی فوجیوں کو آلہ کار بنایا جاتا ہے۔ اور انہیں استعمال کیا جاتا ہے اور ان کے ذریعے قیمتی انسانی خون ناحق بہایا جاتا ہے۔ جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ ایسے درندہ صفت انسان کسی رحم کے قابل نہیں ہیں۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہئے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جانی چاہئے اور جو لوگ ان مقصوم فوجیوں کو درخشاں سے تشدد

9-8 اپریل 2004 جمعرات، جمعہ سرگودھا میں ال پاکستان الہندیش کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت علامہ پروفیسر ساجد میر نے فرمائی۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں سے ممتاز علماء مفکرین اور دانشوروں نے خطاب کیا۔ علاوہ ازیں نہایت اہم موضوعات پر قراردادیں منظوری گئیں۔ یہ کانفرنس انتظامات اور حاضری کے اعتبار سے سابقہ تمام کانفرنسوں سے زیادہ کامیاب رہی۔ واللہ الحمد

کانفرنس کی آخری نشست سے امیر محترم نے نہایت فکر انگیز خطاب کیا۔ اور مسلمانوں کے عروج و زوال کا تاریخی جائزہ پیش کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح مسلمانوں کو عظمت ملی اور کس شان و شوکت سے انہوں نے حکومت کی۔ وہ وقت تھا جب روم اور ایران ان کے سامنے سرنگوں تھے۔ ہمارے اسلاف نے اسلام کے علم کو ایشیا افریقہ اور یورپ میں سر بلند کیا۔ اس کامیابی و کامرانی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اسلام کو سمجھا قرآن کو عملی زندگی میں داخل کیا اور اس پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ سے کئے وعدوں کو پورا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی سچی وعدے پورے کئے۔ اور کائنات کی ہر چیز کو ان کے تابع کر دیا۔ اولین دور میں جب دریائے نیل خشک ہو گیا تو سیدنا عمرؓ کے ایک خط پر یہ دریا رواں دواں ہو گیا۔ اور صدیاں گزرنے کے باوجود چل رہا ہے ہمارے حکمران زبد و بدو تقویٰ نے پہچاز تھے۔ قاضی نہایت منصف مزاج اور دنیاوی اغراض اور آسائشوں سے کوسوں میل دور تھے۔ علماء کھترق کہتے ہیں کسی ملامت اور خوف میں مبتلا نہ تھے۔

انہوں نے نہایت کرب کے ساتھ ان خواص کا تذکرہ کیا جن کے بگڑنے سے مسلمان زبوں حالی کا شکار ہوئے۔ اور اسلامی سلطنت زوال پذیر ہوئی۔ اور آج ہم ملت و ملت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمانوں کی بربادی کے تین بڑے کروار ہیں، پیش پرست حکمران، جنہوں نے جاگیریں بنانے، دولت جمع کرنے، موسیقی سے دل بہلانے کے علاوہ کچھ نہ کیا مزید اپنی حکومت کے تحفظ کیلئے فتنے و فسادات کا بازار گرم کئے رکھا۔ دوسرا کروار علماء سوء کا ہے۔ جنہوں نے حکمرانوں کی خوشامد کی اور ان کے ہر عمل کو پائز قرار دیا۔ دولت اور منصب کے حصول کیلئے دین فروش بنے۔ آپ نے اس موقع پر علماء کرام کو نصیحت کی کہ وہ اپنے کردار سے اپنا احترام کرائیں۔ تیسرا کروار امت میں انتشار و فتنہ راق ہے۔ جس سے مسلمان کمزور ہوئے اور تباہی ہمارا مقدر رہی۔

آپ نے کہا کہ آج غیر مسلموں نے ہماری کامیابی اور ناکامی کا مکمل۔ شاید یہ کیا ہے وہ آج ہماری کمزوری سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مسلمانوں میں باہمی چیلش کو فروغ دیکر اپنا مطلب پورا کرتے ہیں۔ حکمران آج بھی بوش کے سامنے سرنگوں ہیں اور ان کے مفادات کے تحفظ کیلئے مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں۔ خاص کر افغانستان میں اگر پاکستان اپنا کندھا جیڑے نہ کرتا تو صورت حال مختلف ہوتی۔ عراق میں خون کی ندیاں بہا رہی ہیں لیکن مسلمان حکمران خواب غفلت میں ہیں۔

آپ نے اس موقع پر مدارس اور مساجد کے دربار کو ہوا اور کہا کہ ان کی